

## 127946- مخلوط اداروں میں تعلیم اور تدریس کا حکم

### سوال

مجھے ایک مسئلہ درپیش ہے جس کی وجہ سے میں بہت فکر مند رہتا ہوں اور پریشانی میں بٹلا ہوں، تقریباً دو ماہ قبل میں نے اعلیٰ شانوی مرحلے کا امتحان پاس کیا ہے اور اب میں انگریزی زبان کے لیے پچھر ٹریننگ ادارے میں پڑھ رہا ہوں، میں مخلوط اپارٹمنٹ میں ہوں ہماری کلاس میں 15 طالب علم اور 15 طالبات ہیں، اس کورس کے مکمل کرنے پر مجھے لکلی سطح پر کسی اعلیٰ شانوی اسکول میں بطور مدرس مقرر کیا جائے گا، یہ مدرس بھی مخلوط ہیں۔ اب مسئلہ یہ ہے کہ مجھے علم ہے کہ مخلوط ماحول میں کام کرنا حرام ہے، اور مدرس کو اپنی نگاہیں نیچی رکھنے کا حکم دیا گیا ہے، لیکن میں دل ہی دل میں سوچتا ہوں کہ ہمارا ملک دیگر اسلامی ممالک جیسا نہیں ہے، اس لیے دیندار اور اچھے لوگوں پر لازم ہے کہ سرکاری سطح کی انتیازی پوسٹوں پر آگے آئیں تاکہ بدعتی اور برے لوگ ان پوسٹوں تک نہ پہنچ سکیں۔ اب مجھے نہیں معلوم کہ جو کچھ میں کر رہا ہوں اس پر مجھے اجر ملے کا یا شیطان نے میرے لیے اس عمل کو اچھا بنا کر پیش کیا ہوا ہے، اور مجھے یہ وہم دلا رہا ہے کہ میں دعوت و تبلیغ کے لیے کوشش ہوں، میں مسلمانوں کو فائدہ پہنچا رہا ہوں اور انہیں صاف عقیدے اور صحیح منیج کی دعوت دے رہا ہوں! مجھے اس پر تو مکمل اطمینان ہے کہ کوئی اخنی آدمی خواتین کو پردازے کے بغیر نہیں پڑھا سکتا، لیکن کیا اس صورت حال میں سیر اس سرکاری پوسٹ پر آنا ضروری نہیں ہو جاتا جب بے دین لوگ اور صوفی ازم کے پیروکار سرکاری عدوں پر آگے بڑھتے جا رہے ہوں؟

### پسندیدہ جواب

اول:

اس وقت مسلمانوں کو بہت سے مسائل کا سامنا ہے جن میں سے ایک یہ بھی ہے کہ جامعات، اسپتا لوں، عوامی جگہوں اور سرکاری اداروں میں مخلوط ماحول پایا جاتا ہے۔

مردو زن کے مخلوط ماحول اور اس پر مرتب ہونے والے منفی نتائج کے متعلق سوال نمبر: (1200) میں تفصیلات گزرنگی ہیں، اور یہ کہ مسلمان مخلوط ماحول میں تعلیم حاصل کرنے اور کام کرنے سے اجتناب کرے۔

البته جن ممالک میں زندگی کے اکثر شعبوں میں مخلوط ماحول پایا جاتا ہے، خصوصاً تعلیمی مرکزوں اور ملازمت کی جگہوں میں مخلوط ماحول سے مسلمان کے لیے اجتناب کرنا بہت ہی مشکل ہو گیا ہے تو ایسے ممالک کے مسلمانوں کے لیے قدرے گنجائش ہو گی، لیکن جنیں اللہ تعالیٰ نے مخلوط ماحول سے محفوظ رکھا ہوا ہے ان کے لیے گنجائش نہیں ہو گی۔

اس گنجائش کی بنیاد ایک فقہی قاعدہ ہے کہ: "بجو پھر سد ذرائع کے طور پر حرام ہو تو وہ پھر ضرورت اور راجح مصلحت کی وجہ سے مباح ہو گی۔"

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کے تین میں:

"ساری کی ساری شریعت اس بات پر قائم ہے کہ حرمت کا تقاضا کرنے والی خرابی کے مقابلے میں کوئی راجح مصلحت آجائے تو پھر حرام کام کو مباح قرار دیا جائے گا۔" ختم شد  
"مجموع الفتاوی" (29/49)

آپ رحمہ اللہ مزید کہتے ہیں:

"جس کام کی ممانعت کا تعقیل سد ذرائع سے ہو تو اس کام سے تبھی روکا جائے گا جب اس کی ضرورت نہ ہو، لیکن جب اس کام کی ضرورت ایسی واضح مصلحت کے طور پر ہو جو اس کام کے

بغیر حاصل ہی نہ ہو سکتی ہو تو پھر اس سے نہیں روکا جائے گا۔ "ختم شد  
"مجموع الفتاوی" (23/214)

ابن قیم رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"جو کام سذیعہ کے طور پر حرام کیا گیا ہو تو وہ راجح مصلحت کے ہوتے ہوئے مباح ہو گا، جیسے کہ ربا الفضل کے ہوتے ہوئے نجاع العرایا کو جائز قرار دیا گیا، اسی طرح فجر اور عصر کے بعد سبی نمازوں کو ادا کرنا جائز قرار دیا گیا، ایسے ہی منع کرنے والے، کسی معاملے کے گواہ اور معاف وغیرہ کے لیے حرام نظر جائز قرار دی گئی، اسی طرح سونا اور ریشم مردوں پر سذراۓ کے طور پر عورتوں سے مشابہت کی وجہ سے حرام کیے گئے کہ عورتوں سے مشابہت اختیار کرنے والا شخص ملعون ہے؛ لیکن جب ضرورت ہو تو یہ سونا اور ریشم استعمال کرنا جائز ہے۔" ختم شد

"اعلام الموعظین" (161/2)

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"جس چیز کی حرمت بطور وسیلہ حرام ہو تو پھر ضرورت پڑھنے پر وہ چیز مباح ہو گی" ختم شد  
"منظومۃ آصول الفہم" صفحہ: 67

تو واضح یہ لکھا ہے کہ -واللہ اعلم۔ ایسے مالک جہاں پر مخلوط ماحول عام ہو چکا ہے، تو ان مالک کے باشندوں کو مخلوط ماحول میں تعلیم اور ملازمت کے لیے بجا لش دی جائے گی، لیکن دوسروں کو یہ بجا لش حاصل نہ ہو گی، جیسے کہ پہلے گورچکا ہے، لیکن یہ بجا لش بھی متعدد شرائط کے ساتھ مشروط ہے، جو کہ درج ذیل ہیں :

اول : پہلے انسان اپنی استطاعت اور طاقت کے مطابق ایسی جگہ تلاش کرے جہاں اختلاط نہ ہو۔

دوم : مخلوط ماحول کی جگہ پر شرعی احکامات کی پابندی کرے کہ نظریں بھاکر کر کے، ملازمت اور تعلیم کے دائرے میں رہنے ہوئے مختصر اور مختاط گشتوں اور باتیں چیت کرے۔

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ سے ایک نوجوان کے متعلق پوچھا گیا کہ اسے تعلیم کے لیے مخلوط اسکول ہی مل رہا ہے، تو انہوں نے جواب دیا کہ : "آپ ایسا اسکول تلاش کریں جہاں پر یہ صورت حال نہیں ہے، لیکن اگر آپ کو مخلوط ماحول سے پاک اسکول نہیں ملتا، اور آپ کو تعلیم کی ضرورت بھی ہے تو پھر آپ مخلوط ماحول والے اسکول میں پڑھیں، اور جس قدر ممکن ہو سکے برائی اور فتنے سے دور رہیں، اس کے لیے آپ نظریں بھاکر کر کیں، اپنی زبان کو محفوظ رکھیں، عورتوں سے باتیں مت کریں اور نہ ہی ان کے پاس جائیں۔" ختم شد

فتاوی نور علی الدرب (13/127). (1/103)

سوم :

جب انسان کو خدشہ ہو کہ حرام کی جانب پھسل جائے گا، اور مخلوط ماحول کی خواتین کے فتنے میں بستلا ہو جائے گا تو ایسی صورت میں دین سلامت رکھنا دیگر تمام مفادات اور مصلحتوں سے مقدم ہو گا، تو اس پر لازم ہے کہ ایسی گلہ فوری طور پر چھوڑ دے، اللہ تعالیٰ اسے اپنے فضل سے غنی فرمائے گا۔

اس بارے میں مزید کے لیے آپ سوال نمبر : (69859) کا جواب ملاحظہ کریں۔

واللہ اعلم